ہفتہ وار رسالہ: 182

WEEKLY BOOKLET:182

فیضانِ رجب

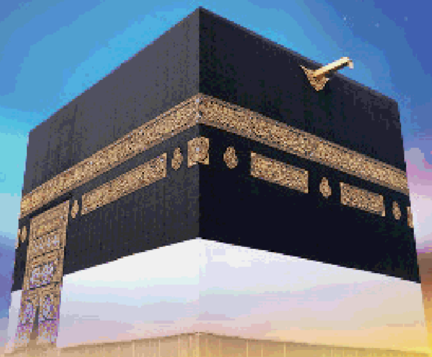

صفحات 16

- دعائیں قبول ہوتی ہیں ص 3
- بھلائی کی چابی ص 6
- اللہ پاک کا مہینا ص 8
- رجب کے کونڈے ص 13

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ رجب

دُعائے عطار: یا ربِّ المصطفٰے! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ **"فیضانِ رجب"** پڑھ یا سُن لے اُسے ماہِ رجب کی برکتوں سے مالا مال کر دے اور اُس کی بے حساب **مغفرت** فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک نیک شخص نے خواب میں "خوفناک بلا" دیکھی، گھبرا کر پوچھا: تو کون ہے؟ اس خوفناک بلا نے جواب دیا: "میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔" پوچھا: تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا: حضرت محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود شریف کی کثرت۔ (القول البدیع، ص ۲۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَظلوم کی بَددعا

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بوڑھا آدمی گُزرا جو اَندھا اور لنگڑا تھا اُس کے آگے آگے ایک اور آدمی چل رہا تھا جو اُس کو سختی سے گھسیٹتا ہوا لے جا رہا تھا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر اِرشاد فرمایا: میں نے اِتنا بُرا منظر آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں **"عیاض"** نامی ایک شخص نے اِس کے متعلق پورا قصہ سُنایا کہ اے امیرُ المومنین! صَبْغاء کے دَس بیٹے تھے

اور میں اُن کا چچازاد بھائی تھا، میرے بھائیوں میں سے میرے عِلاوہ کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ میں اپنے چچا صبغاء کے دس بیٹوں یعنی اپنے چچازاد بھائیوں کے پڑوس میں رہتا تھا، وہ مجھ پر ظُلم و سِتم کیا کرتے اور میرا مال ناحق چھین لیتے تھے، میں اُنہیں خدا کا خوف دِلاتا، رِشتے داری اور ہمسائیگی کے وَاسطے دیتا کہ مجھ سے ظُلم کا ہاتھ روک لو مگر یہ واسطے دینا بھی مجھے ان کے ظُلم سے نہ بچا سکا، چنانچہ

میں نے اُنہیں اُن کی حالت پر چھوڑ دیا، حتّٰی کہ جب حُرمت والا مہینا (رَجب) آیا تو میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر اُن کے لئے بد دُعا کی: "اے اللہ پاک! میں دِل کی گہرائی سے یہ دُعا کرتا ہوں کہ تُو ایک کے علاوہ صبغاء کے سارے بیٹوں کو ہلاک فرمادے اور اُس ایک کو لنگڑا اور اَندھا کر دے اور کوئی ایسا شخص ہو جو اُسے سختی سے کھینچتا پھرے۔" اُسی سال ایک ایک کر کے اُن میں سے نو بیٹے مر گئے اور یہ ایک باقی بچا جو اَندھا ہو گیا ہے اور اِس کی ٹانگیں بھی ناکارہ ہو گئیں، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ بہت ہی عجیب واقعہ ہے۔ (کتاب البر والصلۃ لابن جوزی، ص١٦٧)

پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ظُلم کا انجام کس قدر بھیانک ہے۔ حضرتِ شیخ محمد بن اسمٰعیل بُخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **"صحیح بُخاری"** میں لکھتے ہیں: حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اُس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

(پ ۱۲، ھود: ۱۰۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رَبّ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے اُن کے ظُلم پر۔ بے شک اُس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسِطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

گناہ گار طلبگارِ عفو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ

کہیں کا آہ! گناہوں نے اَب نہیں چھوڑا
عذابِ نار سے عطّاؔر کو بچا یاربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

دُعائیں قبول ہوتی ہیں

پیارے اِسلامی بھائیو! بیان کئے گئے واقِعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے مہینے میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، **تاریخ ابنِ عساکر** کی ایک طویل روایت میں ہے: زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ اِس مہینے کی تعظیم کیا کرتے، اپنے اوپر کئے گئے ظُلم کے خِلاف کوئی بددُعا وغیرہ نہ کرتے لیکن جب رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا آتا تو ظالم کے خلاف دُعا کرتے تو اُن کی دُعا قبول ہو جاتی۔ (تاریخ ابن عساکر، ۴۵/ ۸۱)

حضرتِ امام زَکَریّا قزوِینی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: کئی احادیثِ مبارکہ ماہِ رجب کی عظمت و شان پر دلالت کرتی ہیں کہ اِس میں عبادتیں اور دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(عجائب المخلوقات، ص ۶۹)

ہاتھ اُٹھتے ہی بَر آئے ہر مُدّعا
وُہ دُعاؤں میں مولیٰ اثر چاہئے

اپنے عطّاؔر پر ہو کرم بار بار
اِذن، طیبہ کا بارِ دِگر چاہئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

چار مہینے

رجبُ المُرَجَّب بہت بابرکت مہینا ہے۔ یہ حُرمت (یعنی عزت) والے اُن چار مہینوں میں سے ایک ہے جن کی عظمت و شان قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ صحابی ابنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ”اللہ پاک نے 12 مہینوں میں سے چار مہینوں کو خصوصیت عطا فرمائی اور اِن کی حُرمت کو عظمت بخشی اور ان میں گُناہ کو بڑا گُناہ قرار دیا۔“ (تفسیر ابن ابی حاتم، ۵/ ۴۶، رقم: ۱۰۳۳۷)

پارہ 10 سُورۃُ التَّوْبہ آیت 36 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔ (پ10، التوبۃ:36)

تابعی بُزُرگ حضرتِ قَتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُرمت (یعنی عزت) والے مہینوں میں نیک عَمَل کا اَجر بڑھ جاتا ہے اور حُرمت والے مہینوں میں ظُلم و گُناہ باقی مہینوں کے مقابلے میں گُناہِ عظیم ہو جاتا ہے اگرچہ ظلم و گناہ ہر حال میں بڑا ہے۔ (تفسیر بغوی، ۲/ ۲۴۴)

رَجب کو رَجب کیوں کہتے ہیں؟

خادِمُ النّبی، جنّتی صحابی، حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کیا گیا کہ (ماہِ رجب) کا نام رجب کیوں رکھا گیا؟۔ اِرشاد فرمایا: کیونکہ اِس میں شعبان و رَمضان کیلئے خیرِ کثیر (یعنی بہت زیادہ بھلائی) بڑھائی جاتی ہے۔ (فضائل شہر رجب للخلال، ص۴۷)

رَجب کا ایک اور نام

پیارے اِسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا ایک نام ''شَہرِ اَصَم''یعنی بہرا مہینا بھی ہے، چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ **فتاویٰ رضویہ** میں اِس نام کی وجہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ہر مہینہ اپنے ہر قسم وقائع (یعنی واقعات) کی گواہی دے گا سوائے رَجب کے کہ حَسَنات (یعنی اچھائیاں) بیان کرے گا اور سیئات (یعنی بُرائیوں) کے ذِکر پر کہے گا میں بہرا تھا مجھے خبر نہیں، اِس لئے اِسے ''شہر اَصَم'' کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ،۲۷/۴۹۶)

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دِل رَجب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زبان کی حفاظت

عارِف بِاللہ شیخ ضیاءُ الدین عبدُالعزیز دیرینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض عُلمائے کرام سے نقل فرماتے ہیں: جب دورِ جاہلیت میں لوگ (رَجب کے مہینے میں) نیزے چُھپا لیتے اور جنگ سے رُک جاتے تھے تو مسلمان اِس میں اپنی زبانوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتے اور ہتکِ حرمت (یعنی بے حُرمتی) سے کیوں نہیں رُکتے۔ بے شک بعض مواقع پر زبان ننگی تلوار اور نیزۂ نوک دار سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ (طہارۃ القلوب، ص۱۲۵)

یومِ قفلِ مدینہ

پیارے اِسلامی بھائیو! اگر ہمیں زبان کا قفلِ مدینہ لگانا (یعنی ضرورت کی حد تک بات کرنا) نصیب ہو جائے تو بہت ساری آفتوں سے نجات مل سکتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے دینی ماحول سے وابستہ کئی خوش نصیب اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں ''زبان کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہیں اور ''یوم قفلِ مدینہ'' بھی

مَناتے ہیں۔ ویسے تو ہمیں آخری سانس تک زبان، آنکھ، کان اور پیٹ کی حفاظت کرنی ہے، زبان اور کان کو گناہوں بھری اور فضول بات کرنے سننے سے، آنکھ کو گُناہوں بھرے مناظر اور پریشان نظری (یعنی فضول اِدھر اُدھر) دیکھنے اور پیٹ کو حرام اور فضول کھانے پینے سے بچانا ہے، ہر ماہ کی پہلی پیر شریف کو اِس عہد کو نئے سِرے سے تازہ کرنے اور اِس پر استقامت پانے کے لئے اِس کی یاد میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سُنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ ”خاموش شہزادہ“ پڑھنا ہے، یادرکھئے! قفلِ مدینہ کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ جائز بات بھی نہ کی جائے جیسے کسی نے سلام کیا یا چھینک کے بعد ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہا یا اذان کی آواز سنائی دی تو ان کا جواب دیا جائے گا حتّٰی کہ جن چیزوں کا جواب دینا واجب ہے تو ان کا جواب نہ دینے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔ زبان کے قفلِ مدینہ کا مقصد اپنی زبان کو فضول باتوں سے روکنا ہے کہ فضول گوئی سے خاموشی بہتر ہے اور نیکی کی دعوت وغیرہ دینا خاموشی سے بہتر ہے۔ کاش! **بخاری شریف** کی یہ حدیثِ پاک ہمارے ذِہن و دماغ میں راسخ ہو جائے، جس میں یہ بھی ہے: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ ”جو اللہ اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔“

(بخاری، ۴/۱۰۵ حدیث: ۶۰۱۸)

رَفتار کا گُفتار کا کردار کا دے دے ہر عُضو کا دے مجھ کو خدا قفلِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بھلائی کی چابی

امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رجب کو ”اَلْاَصَبّ“ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ

تیز ہو جاتا اور عبادت کرنے والوں پر قبولیّت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰۱) حضرتِ علّامہ یوسف بن عبدُ الہادی حَنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "رَجَب کا مہینا خیر و بھلائی کی چابی ہے۔" (اسلامی مہینوں کے فضائل، ص ۱۲۷)

رَجب کی تمنا کرنے والے بُزرگ

ایک نیک عالمِ دین ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب سے پہلے بیمار ہو گئے تو فرمانے لگے: میں نے اللہ پاک سے دُعا کی ہے کہ میری وفات ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب تک مؤخّر فرمادے، کیونکہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ماہِ رجب میں اللہ پاک بندوں کو (دوزخ سے) آزاد فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اُنہیں رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مبارک مہینا عطا فرمایا اور اِسی مہینے میں اُن کا انتقال ہوا۔ (لطائف المعارف، ص138)

موت ایماں پہ دے مدینے میں اور محمود عاقبت فرما
تُو شرف زیرِ گنبدِ خضرا مجھ کو مرنے کا مَرحمَت فرما
سرفراز اور سُرخرو مولیٰ مجھ کو تُو روزِ آخِرت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک کام کے دوران موت

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ اُن کا اِنتِقال (Death) کسی اچھے کام مثلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جِہاد)، رَمضان کے روزے وغیرہ کے دوران ہو۔ (صفۃ الصفوۃ لابن جوزی، ۲/۵۹)

دُعائے مصطفےٰ

خادِمُ النّبی، جنّتی صحابی، حضرتِ اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا آتا تو آقا کریم یہ دُعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں رَجب و شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رَمضان سے مِلا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، ۱/۳۶۱، حدیث: ۱)

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی رجب میں ہماری عبادتوں میں برکت دے اور شعبان میں خشوع و خضوع دے، اور رمضان کا پانا اس میں روزے اور قیام نصیب کر۔ صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم فرماتے کہ رجب تخم (یعنی بیج) بونے کا مہینا ہے، شعبان پانی دینے اور رمضان کاٹنے کا کہ رجب میں نوافل میں خوب کوشش کرو، شعبان میں اپنے گناہوں پر روؤ اور رمضان میں رَبِّ کریم کو راضی کر کے اس کھیت کو خیریت سے کاٹو۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۳۳۰ بتقدم و تاخر)

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دِل
رَجب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

بَراءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنَّم سے
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

میں رحمت، مغفِرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں
مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا مہینا

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ یعنی رجب اللہ کا مہینا ہے، شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان میرے اُمّتیوں کا مہینا ہے۔ (مسند الفردوس، ۲/۲۷۵، حدیث: ۳۲۷۶)

رَجب المرجب کی پہلی رات

اللہ پاک کے رحمت والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعا رَد نہیں کی جاتی: (1) رجَب کی پہلی (یعنی چاند) رات (2) پندرہ شعبان کی

رات (یعنی شبِ براءَت)(3) جمعہ کی رات (4) عیدُ الفطر کی (چاند) رات (5) عیدُ الاَضحیٰ کی (یعنی ذُوالحِجّہ کی دسویں) رات۔ (تاریخ ابن عساکر، ١٠/٤٠٨، حدیث: ٢٦٠٤)

جنّت میں داخلہ

حضرتِ خالِد بن مِعدان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو رَجَب کی پہلی رات کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب اِس کو عبادت میں گزارے اور اُس کے دن میں روزہ رکھے تو اللہ پاک اُسے داخلِ جنت فرمائے گا۔ (فَضائِلُ شَهْرِ رَجَب لِلخَلّال، ص١٠ - غُنْيَةُ الطّالِبِين، ١/٣٢٧)

اِستغفار کی کثرت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: رَجَب کے مہینے میں اِستغفار کی کثرت کرو، بیشک اِس کے ہر ہر لمحے میں اللہ کریم کئی کئی اَفراد کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (مسندالفردوس، ١/٨١، حدیث: ٢٤٧)

مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے رَجب و شعبان میں سات مرتبہ یہ کہا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ، وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لِّنَفْسِہٖ، لَایَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ مَوْتاً وَّحَیَاۃً وَّلَانُشُوْرًا، تو اللہ پاک اُس پر مقرر دونوں فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) کو اِرشاد فرمائے گا اِس کے گناہوں کا صحیفہ (یعنی اعمال نامہ) مِٹادو۔ (الادب فی رجب، ص39)

حضرتِ اشرف جہانگیر سِمنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ملفوظات میں ہے: ماہِ رجب میں بہت اِستغفار کرے، جو شخص ماہِ رجب میں تین ہزار بار اِس طرح اِستغفار پڑھے وہ بخش دیا جائے گا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَ الْاٰثَامِ۔ (لطائف اشرفی، ٢/٢٣٢)

حضرتِ وَہب بن مُنبّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا کی تمام نہریں ماہِ رجبُ المُرَجَّب

میں رَجب کی تعظیم کے لئے زمزم کی زیارت کرتی ہیں اور میں نے اللہ پاک کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو شخص رجبُ المرجب کے مہینے میں صبح و شام ہاتھ اُٹھا کر ستّر مرتبہ اِس طرح مغفرت کی دُعا مانگے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رَحم فرما اور میری توبہ قبول فرما۔" اُس کے جسم کو کبھی بھی آگ نہ چھوئے گی۔ (طہارۃ القلوب، ص ۱۲۶)

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فِردوس مَرحَمت فرما
تُو گناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول معذِرت فرما
ہو نہ عطار حشر میں رُسوا بے حساب اس کی مغفِرت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزے

پیارے اسلامی بھائیو! کچھ نہ کچھ نفل روزے رکھنے کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اِن کا بڑا اجر و ثواب ہے نیز ماہِ رمضانُ المبارک سے قبل ہی کچھ نہ کچھ نفل روزے رکھنے کی سعادت مل جائے گی رمضانُ المبارک میں فرض روزے رکھنے اور دِن میں بھوکے پیاسے رہنے کی عادت بنے گی نیز روزے رکھنے کے جسمانی طور پر بھی بیشمار فوائد ہیں۔

سال بھر کے روزے

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیشک رَجب بڑا عظمت والا مہینا ہے کہ اِس میں نیکیوں کا اَجر بڑھا دیا جاتا ہے جس نے اِس مہینے کے کسی ایک دن کا روزہ رکھا وہ ایسا ہے جیسا سال بھر کے روزے رکھے۔ (میزان الاعتدال، ۳/۴۹)

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی، حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے پوچھا گیا: کیا نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رجبُ الْمُرَجَّب میں روزہ رکھتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اور اِسے

اہمیت بھی دیتے تھے۔(کنز العمال، جزء:2، 301/4، حدیث:24596)

جنّتی محل

حضرتِ سَیِّدُنا ابوقِلابہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جنت میں ایک مَحَل ہے۔(شعب الایمان، ۳/۳۶۸، حدیث: ۳۸۰۲)

حضرتِ سفیان ثوری رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حُرمت(یعنی عزت)والے مہینوں میں روزہ رکھنا زیادہ پسند ہے اور روایت ہے کہ جب رَجب کے اَوَّلین(یعنی پہلے) جمعہ کی ایک تہائی(One third 1/3)رات گزرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رجب کے روزہ داروں کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔(مکاشفۃ القلوب، ص 621)

جہنم کے دروازے بند

عارِف بِاللہ شیخ ضیاءُ الدین عبدُ العزیز دیرینی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے رجب کے سات روزے رکھے اس کیلئے جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ پاک سے جو مانگتا ہے اللہ پاک اسے عطا فرماتا ہے اور بے شک جنت میں ایک محل ہے جس کے سامنے دُنیا ایک پرندے کے گھونسلے کی طرح ہے، اُس محل میں صرف رَجب کے روزے رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔
(طهارة القلوب، ص ۱۲۵)

رجب کی پہلی رات اِنتقال

حضرت علامہ ابُوالحسن علی بن احمد یزدی بغدادی شافعی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ آپ رَجب کے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وصیت کرتے تھے کہ مجھے انتقال کے تین دن بعد دفن کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت میں ”سَکتے“ میں ہوں لیکن ایک مرتبہ رجبُ المُرجَّب کی آمد سے کچھ دِن پہلے فرمایا: میں اپنی وصیت سے رُجوع

کرتا ہوں، مجھے انتقال کے فوراً بعد ہی دفن کر دینا، کیونکہ میں نے خواب میں اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے ، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: یَاعَلِیُّ صُمْ رَجَباً عِنْدَنَا یعنی اے علی! رجب کے روزے ہمارے پاس رکھنا۔ چنانچہ رَجب کی پہلی رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا۔(سیر اعلام النبلاء، ۱۱۶/۱۵ ملتقطا) **اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جب تری یاد میں دُنیا سے گیا ہے کوئی　　جان لینے کو دُلہن بن کے قضا آئی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینے کا سفر

جنّتی صحابی، مُسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عمر فاروقِ اعظم اور دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم رجَبُ المُرَجَّب میں عمرہ کرنا پسند فرماتے تھے۔ صحابیہ بنت صحابی، تمام مُسلمانوں کی اَمّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور حضرتِ عَبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما بھی رجَبُ المُرَجَّب میں عمرہ ادا کرتے تھے۔ مشہور تابعی بُزرگ امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بُزرگ (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) رجَبُ المُرَجَّب میں عمرہ کیا کرتے تھے۔ (لطائف المعارف، ص۱۳۷)

اِذن مل جائے گر مدینے کا　　کام بن جائے گا کمینے کا
اُس کی قسمت پہ رشک آتا ہے　　جو مُسافر ہوا مدینے کا
تجھ پہ رحمت ہو زائرِ طیبہ!　　جا، نگہباں خدا سفینے کا
ہم کو بھی وہ بُلائیں گے اِک دن　　اِذن مل جائے گا مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رجب کے کونڈے

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! مشہور تابعی بُزرگ، اہلِ بیتِ اطہار کے روشن چراغ، حضرتِ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوریوں اور ٹکیوں وغیرہ پر فاتحہ خوانی کی جاتی ہے جنہیں **"کونڈے"** کہا جاتا ہے یونہی **"تبارک کی روٹی"** پر بھی فاتحہ خوانی کی جاتی ہے۔یقیناً ان سب کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ سو فیصد جائز ہے جبکہ کسی بھی معاملے میں شریعت کی خِلاف وَرزی نہ ہو۔پورے ماہِ رجب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں ایصالِ ثواب کیلئے کونڈوں کی نیاز کرسکتے ہیں، البتّہ مناسب یہ ہے کہ 15 رجبُ الْمُرَجَّب کو "رجب کے کونڈے" کئے جائیں کیوں کہ یہی "یومِ عُرس" ہے جیسا کہ **فتاوٰی فقیہِ ملت** جلد2 صفحہ 265 پر ہے:"حضرتِ امام جعفرِ صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیاز 15 رجب کو کریں کہ حضرت کاوِصال 15 ہی کو ہوا ہے۔"

صِدقِ صادق کا تَصَدُّق صادقُ الاسلام کر　　　بے غَضَب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

شعر کی وضاحت:یا اللہ! تجھے امامِ جعفرِ صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **"صِدق"**(یعنی سچے ہونے) کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہما کے صدقے مجھ سے بِغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔(شرحِ شجرہ شریف، ص57)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفےٰ

اے عاشقانِ رسول! ماہِ رجَب میں ایک رات ایسی ہے جو بے شمار برکتوں، عظمتوں اور فضیلتوں والی ہے،اِسی رات ہمارے پیارے پیارے آقا،شبِ اَسریٰ کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کا عظیمُ الشان معجزہ عطا ہوا۔حضرت علّامہ احمد بن محمد قَسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض عارِفین (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے بُزرگانِ دین رحمھم اللہ) کا قول

نقل فرماتے ہیں: سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو 34 مرتبہ مِعْراج ہوئی اُن میں سے ایک جسم (اور روح) کے ساتھ اور باقی روح کے ساتھ خوابوں کی صورت میں ہوئیں۔(مواھب اللدنیة، ۲/۳۴۱)

ہیں صَف آرا سب حُور وملک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خُدا کے آتے ہیں
قربان میں شان و عَظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضِر ہوکر مِعراج کا مُژدہ سناتے ہیں
جبریل امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فِرِشتوں کی آئی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

مِعراج شریف کا اِنکار کرنا کیسا؟

سُوال: معراج شریف کا انکار کرنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: سفرِ مِعراج کے تین حصّے ہیں (۱) اسریٰ (2) معراج (3) اِعراج یا عُرُوج۔ حِصّۂ اوّل اسریٰ قرآن پاک کی نَصِّ قَطعی سے ثابت ہے: چُنانچہ پارہ 15 سُورۃُ الْاَسْرٰی (اِس کو سورۂ بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں) کی ابتِدائی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجِدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجِد اقصا (بیت المقدس) تک جس کے گرد اگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: ستائیسویں

رجب کو معراج ہوئی۔ مکّۂ مکرّمہ سے حُضُور پُر نور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا بَیْتُ الْمقدّس تک شب کے چھوٹے حصّہ میں تشریف لے جانا نصِّ قرآنی سے ثابِت ہے۔ اِس کا منکر (انکار کرنے والا) کافِر ہے اور آسمانوں کی سَیر اور مَنازِلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صَحِیحَہ مُعتَمَدہ مَشہورَہ سے ثابِت ہے جو حدِّ تَواتُر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ مِعراج شریف بحالتِ بیداری جسم ورُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے اور اَصحابِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کثیر جماعتیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَجِلّۂ اَصحاب اِسی کے معتقد ہیں۔ (خزائن العرفان، ص۵۲۵) عُروج یا اِعراج یعنی سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سر کی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کرنے اور فوقُ الْعرش (عرش سے اوپر) جانے کا منکر (انکار کرنے والا) خاطی یعنی خطا کار ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے سوال جواب، ص۲۲۷)

خِرد سے کہدو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جِہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

شرحِ کلامِ رضا: سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے مشہور "قصیدۂ معراجیہ" کے اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے معراجِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر کو عقل کے ترازو میں تولنے والے! اپنی عقل کو کہہ! کہ وہ اِس "عظیمُ الشان معجزے" کے سامنے اپنے سر کو جھکالے کیونکہ اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ معراج کی رات اپنے خالق و مالک کے پاس "لامکاں" تشریف لے گئے جو کہ ہمارے گُمان میں آہی نہیں سکتا کیونکہ وہ ایسا "مقام" ہے جہاں آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، دائیں، بائیں، سب جہتیں (یعنی سمتیں) ختم ہو گئیں ہیں بلکہ سمتیں خود حیران و

پریشان ہیں کہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "کہاں" تشریف لے گئے ہیں۔(جیساکہ اگلے شعر میں لکھتے ہیں:)

سُراغِ اَین و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و الیٰ کہاں تھا

نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

رجب کے تین حُروف کی نسبت سے 3فرامینِ مصطفیٰ

1. رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (یعنی عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور وہ ستائیس رَجَب ہے۔(شعب الایمان، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)
2. جو رجب کے ستائیسویں دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔(فضائل شہرِ رجب للخلّال، ص ۷٦)
3. رَجَب میں ایک رات ہے کہ اُس میں نیک عمل کرنے والے کیلئے 100 سال کی نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ رَجَب کی ستائیسویں شَب ہے۔ جو اِس میں 12 رَکعت اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رکعت پر اَلتَّحِیّات پڑھے اور 12 پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھے، 100 بار اِستِغفار، 100 بار دُرُود شریف پڑھے اور اپنی دنیا و آخِرت سے متعلق جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ پاک اُس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔(شعب الایمان، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ

جشنِ معراجُ النّبی مُبارک ہو

گناہوں سے پاک کرنے والا وِرد

جو کوئی یا سُبحٰنَ یا سُبحٰنَ پڑھا کرے
اللہ پاک اُسے گناہوں سے پاک فرمائے گا۔

(فیضانِ معراج ص ۵۷ 57)

جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے
دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے
شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجب میں
یہ دعا پڑھنا سنت ہے

رجب المرجّب کا مہینا آتا تو حضور نبی کریم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دُعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

یعنی اے اللہ! تو ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔

(معجم اوسط، 85/3، حدیث:3939)

978-969-722-139-4
01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net